کے بارہ میں ہو سکتا ہے کہ بالاتفاق آزاد کے مقابلہ میں انہیں نصف سزائیں دی جاتی ہیں اور یہ حکم براہ راست قرآن مجید سورہ نساء کی آیت فاذا أحصن فان أتین بفاحشۃ فعلیھن نصف ما علی المحصنات من العذاب (نساء ——) سے ماخوذ ہے جو بظاہر مساوات کے خلاف ہے لیکن جویائے حق کے لئے فرق کی حکمت سمجھنے کے لئے فقیہہ و محقق کمال الدین ابن ہمام کی یہ دو سطریں انشاء اللہ کافی ہوں گی۔

لأن الرق منصف للنعمۃ	کیونکہ غلامی نعمت کو آدھا کر دیتی
فتنقص العقوبۃ لأن الجنایۃ	ہے اس لئے سزا بھی کم ہو گی۔ جرم،
عند توافر النعم أفحش فیکون	آرام و آسائش کی فراوانی کی صورت
ادعی إلی التغلیظ ألا تری إلی	میں ... سنگین تر ہو جاتا ہے اس لئے اس
قولہ سبحانہ وتعالی یا نساء	کی سزا بھی سخت ہونی چاہئے۔ دیکھو اللہ
النبی من یأت منکن بفاحشۃ	تعالیٰ نے کہا ہے اے نبی کی بیویو تم
مبینۃ یضاعف لھا العذاب	میں سے جو کھلی ہوئی غلط حرکت کا ارتکاب
ضعفین [1]	کریگی اس کو دوگنا عذاب دیا جائے گا۔

علامہ رشید رضا مصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر "المنار" [2] میں ایک اور وجہ بھی لکھی ہے جو بہت لطیف اور اس وقت کے لحاظ سے بہت زیادہ جی لگتی ہے فرماتے ہیں:

والحکمۃ فی ذلک .... کون	اس میں نکتہ یہ ہے کہ آزاد عورت زنا
الحرۃ أبعد عن دواعی الفاحشۃ	کے اسباب سے محفوظ ہوتی ہے، اور

---

[1] فتح القدیر ج ۴ ص ۱۲۸ الطبعۃ الاولیٰ بالمطبعۃ الکبریٰ الامیریہ ببولاق مصر (۱۳۱۶ھ)

[2] تفسیر المنار ج ۵ ص ۲۳ الطبعۃ الاولیٰ ۱۳۲۸ھ مطبعۃ المنار مصر۔